روزنامہ

الفضل

(ٹیلیفون نمبر 047-6213029) FD-10

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 30مارچ 2010ء 13ربیع الثانی 1431ہجری 30/امان 1389ھش جلد 60-95 نمبر 70

حی وقیوم

اللہ! اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں ۔ ہمیشہ زندہ رہنے والا (اور) قائم بالذات ہے۔اُسے نہ تو اُونگھ پکڑتی ہے اور نہ نیند۔اُسی کیلئے ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔کون ہے جو اس کے حضور شفاعت کرے مگر اس کے اذن کے ساتھ۔ وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے۔اور وہ اس کے علم کا کچھ بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے۔اس کی بادشاہت آسمانوں اور زمین پر ممتد ہے اور ان دونوں کی حفاظت اسے تھکاتی نہیں ۔اور وہ بہت بلند شان (اور) بڑی عظمت والا ہے۔

﴿البقرہ :256﴾

تقویٰ اور توکل کرنے والوں کے لئے خدا تعالیٰ کے کافی ہونے، مدد فرمانے اور مومنوں کے لئے غیرت رکھنے کے نظارے

آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ تقویٰ اور توکل میں باخدا انسان کی عظیم مثالیں بن گئے

خدا تعالیٰ کی خشیت اور عظمت دل میں رکھنے والوں کو وہ عزت دیتا اور خود ان کی ڈھال بن جاتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 26 مارچ 2010ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 26 مارچ 2010ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ متعدد زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے خدا تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے اور اس پر توکل کرنے والوں کے لئے خدا تعالیٰ کے کافی ہونے، ان کے لئے غیب سے سامان پیدا فرمانے، وہم وگمان سے بالا مدد کے نظارے جو ہر زمانے میں وہ اپنے مومن بندوں کو دکھاتا ہے، اسی طرح مومنوں کے لئے غیرت دکھاتے ہوئے جس طرح اللہ تعالیٰ ان کے مخالفوں سے حساب لیتا ہے، اس کے چند ایک واقعات حضور انور نے خلاصۃً پیش فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ انبیاء اللہ تعالیٰ کی صفات میں خوب خوب رنگین ہوئے اور سب سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ کی ذات مبارک سے اس کا اظہار ہوتا ہے۔آنحضرتؐ کی سخاوت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا کی دولت جو آپؐ کے پاس آئی بارش کی طرح آپؐ نے اسے مخلوق خدا میں تقسیم فرما دیا اور آپؐ نے اپنے صحابہؓ اور ماننے والوں کو بھی نصیحت فرمائی کہ دین کے معاملے میں خرچ کرنے میں کنجوسی نہ کرو۔اللہ تعالیٰ کی راہ میں گن گن کر خرچ نہ کیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن گن کر ہی دے گا۔ پس اپنی استعدادوں کے مطابق دل کھول کر دین کی راہ میں خرچ کیا کرو۔آنحضرتؐ نے اپنے صحابہؓ کے اندر تقویٰ اور توکل کا ایسا رنگ بھر دیا کہ ان پڑھ اور جاہل کہلانے والے لوگ باخدا انسان کی عظیم مثالیں بن گئے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود اور آپ کے رفقاء کے تقویٰ اختیار کرنے اور خدا تعالیٰ پر توکل کرنے اور اس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کی غیرت، محبت اور نصرت الٰہی کے بیشمار نظاروں کے رونما ہونے کے واقعات پیش کئے اور فرمایا کہ آج حضرت مسیح موعود کے پیغام کی اشاعت کے لئے جو لوگ قربانیاں کرتے ہوئے اپنی رقمیں پیش کرتے ہیں اور دین حق کا درد رکھنے والے اس کے لئے قربانیاں کرنے کی تڑپ رکھتے ہیں اور قربانیاں کرتے ہیں ان کو بھی ایسے نظارے اللہ تعالیٰ دکھلاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جہاں پرانے احمدیوں کی قربانیوں اور اس کے نتیجے میں ہونے والے خدا تعالیٰ کے فضلوں کے بیشمار واقعات ہیں وہاں نئے احمدیوں کے ساتھ بھی خدا تعالیٰ کا ایسا ہی سلوک جاری ہے۔حضور انور نے نئے احمدی ہونے والے بعض افریقن کی مالی قربانی، تقویٰ اور توکل علی اللہ کے بعض واقعات پیش کئے اور فرمایا کہ اس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کے فضلوں اور انعامات کی بارش نازل ہونے پر برملا انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ یہ خدا تعالیٰ کے فضل اور انعام اس کی راہ میں مالی قربانی کرنے کے نتیجے میں ہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اصل رازق خدا تعالیٰ ہے، وہ شخص جو اس پر بھروسہ کرتا ہے کبھی رزق سے محروم نہیں رہ سکتا، وہ ہر طرح اور ہر جگہ سے اپنے پر توکل کرنے والے شخص کے لئے رزق پہنچاتا ہے۔خدا فرماتا ہے کہ جو مجھ پر بھروسہ کرے میں اس کے لئے آسمان سے برساتا اور قدموں میں سے نکالتا ہوں۔ پس چاہئے کہ ہر ایک شخص خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔حضرت مسیح موعود ایک اور جگہ پر فرماتے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ کی کچھ بھی عظمت ہو اور مرنے کا خیال اور یقین ہو تو ساری سستی اور غفلت جاتی رہے اس لئے خدا تعالیٰ کی عظمت کو دل میں رکھنا چاہئے اور اس سے ہمیشہ ڈرنا چاہئے، اس کی گرفت خطرناک ہوتی، وہ چشم پوشی کرتا ہے اور درگزر فرماتا ہے لیکن جب کسی کو پکڑتا ہے تو پھر بہت سخت پکڑتا ہے۔ برخلاف اس کے جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور اس کی عظمت کو دل میں جگہ دیتے ہیں خدا تعالیٰ ان کو عزت دیتا ہے اور خود ان کے لئے ایک ڈھال بن جاتا ہے۔

حضور انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک پر اپنا رحم فرمائے اور ہمیشہ اپنے غضب سے اپنی ہلکی سی بھی سزا سے ہمیں محفوظ رکھے، اپنے انعامات سے ہمیں نوازے اور ہمیشہ ہمارے وہم وگمان سے بڑھ کر اپنے فضل اور رحم کے نظارے دکھائے، اپنا خوف اور خشیت ہمارے دلوں میں قائم فرمائے، کامل توکل کرنے والے ہم ہوں اور اللہ تعالیٰ خود ہر موقع پر ہماری ڈھال بن جائے۔حضور انور نے آخر پر فرمایا کہ میں سفر پر جا رہا ہوں، دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ سفر بابرکت فرمائے۔آمین

حضور انور کا خطبہ جمعہ 5 بجے نشر ہوا کرے گا

برطانیہ میں وقت کی تبدیلی کی وجہ سے مورخہ 2/اپریل 2010ء سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ پاکستانی وقت کے مطابق شام 6 بجے کی بجائے 5 بجے نشر ہوا کرے گا۔احباب کرام نوٹ فرمالیں اور استفادہ فرمائیں

تربیتی کلاس

(واقفین نو کلاس دہم ربوہ)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ جن واقفین نو طلباء نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے ان کی تربیتی کلاس وکالت وقف نو کے دفتر میں مورخہ 5 تا 15/اپریل 2010ء منعقد ہوگی۔ تمام طلباء اپنا قرآن کریم لے کر آئیں اور سر پر ٹوپی پہن کر آئیں ۔ یہ کلاس صبح 9 بجے تا 11 بجے (سوائے جمعۃ المبارک) ہوا کرے گی۔

(سیکرٹری وقف نو لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

ماہر امراض معدہ وجگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ وجگر مورخہ یکم اپریل 2010ء کو بعد 10:00 بجے صبح آؤٹ ڈور گراؤنڈ فلور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ضرورت مند احباب و خواتین ان کی خدمات سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور رجسٹریشن آفس (پرچی روم) سے اپنی پرچی بنوالیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

تقریب تقسیم انعامی سکالرشپس و گولڈ میڈلز 2009ء

زیر اہتمام: نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ

محض خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام 2009ء میں تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے پاکستان کے احمدی طلباء و طالبات کے لئے تقسیم انعامی سکالرشپس اور گولڈ میڈلز کی سالانہ تقریب مورخہ 23 مارچ 2010ء کو صبح 11 بجے ایوان ناصر دفتر انصاراللہ پاکستان کے بالائی ہال میں منعقد کی گئی۔

تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ تھے۔ تقریب میں شامل مرد حضرات کے لئے ایوان ناصر کے بالائی جبکہ خواتین کے لئے زیریں ہال میں بیٹھنے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم سید طاہر احمد صاحب ناظر تعلیم نے رپورٹ پیش کی جس میں انہوں نے بتایا کہ نظارت تعلیم کے سالانہ انعامی سکالرشپس و گولڈ میڈلز بعض فیملیز کی طرف سے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے احمدی سٹوڈنٹس کو دیئے جاتے ہیں۔ یہ تمام سکالرشپس جاری کنندہ کی خواہش کے مطابق دیئے جاتے ہیں کہ وہ کس پوزیشن پر کتنا انعام دینا چاہتے ہیں اور ہر ایک سکالرشپ جاری کرنے سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے منظوری حاصل کی جاتی ہے۔ امتحانات سے قبل روزنامہ الفضل میں ان سکالرشپس کے تعارف اور قواعد وضوابط کے متعلق تفصیل کے ساتھ اعلانات شائع کروائے جاتے رہے۔ تمام تعلیمی بورڈز اور ادارہ جات کے رزلٹ نکلتے ہی نظارت تعلیم کو طلبہ کے کوائف موصول ہونا شروع ہو گئے۔ ان کوائف کی روشنی میں زیادہ سے زیادہ حاصل کردہ نمبروں کا Update ساتھ ساتھ روزنامہ الفضل میں شائع کروایا جاتا رہا۔ کل 25 انعامات میں سے امسال 15 انعامات طالبات جبکہ 10 انعامات کے طلباء حقدار قرار پائے ہیں۔

رپورٹ کے بعد تقسیم انعامات کا سلسلہ شروع ہوا۔ طالبات کی طرف محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ پاکستان نے جبکہ طلباء میں محترم ناظر صاحب اعلی و امیر مقامی نے انعامات تقسیم کئے۔

صدیق بانی میٹرک، گولڈ وانعامی سکالرشپ، صادقہ فضل سکالرشپ اور خورشید عطاء سکالرشپ میں سائنس گروپ، جنرل گروپ، پری انجینئرنگ اور پری میڈیکل میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے سٹوڈنٹس انعام کے حقدار قرار پائے۔ اسی طرح سندس باجوہ سکالرشپ، امۃ الکریم زیروی سکالرشپ، ملک دوست محمد میڈیکل سکالرشپ اور ڈاکٹر عبدالسمیع سکالرشپ M.B.B.S میں داخلہ لینے والے طلباء و طالبات کیلئے مخصوص ہیں۔ جبکہ امۃ المنان سکالرشپ بیچلر فائن آرٹس میں داخلہ حاصل کرنے والی طالبات کیلئے (انٹرمیڈیٹ خواہ کسی بھی گروپ میں کیا ہو) اور خالدہ افضل سکالرشپ ایسے طلباء و طالبات کے لئے ہے جنہوں نے کسی منظور شدہ ادارہ سے گریجویشن (دوسالہ کورس) میں ہی دو پوزیشنز حاصل کی ہوں۔

تقسیم انعامات کے بعد محترم مہمان خصوصی نے طلباء و طالبات کی مزید اعلیٰ کامیابیوں کے حصول کے سلسلہ میں اپنی نیک تمناؤں کا اظہار فرمایا اور پھر اجتماعی دعا کروائی جس پر تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ دعا کے بعد تمام مہمانان اور شرکاء کی خدمات میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

انعام حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات کی تفصیل پیش ہے۔

صدیق بانی میٹرک انعامی سکالرشپ (10 ہزار روپے فی کس)

نمبر شمار	گروپ	نام طالب/طالبہ علم/ولدیت	حاصل کردہ نمبر (%)	بورڈ ادارہ	کیفیت
1	سائنس گروپ	آمنہ نواز بنت محمد نواز	96	لاہور	
2	جنرل گروپ	مہوش انعم باجوہ بنت صلاح الدین باجوہ	81.14	فیصل آباد	واقف نو

صدیق بانی گولڈ میڈل وانعامی سکالرشپ

(25 ہزار روپے فی کس مع میڈل بوزن ایک تولہ سونا)

نمبر شمار	گروپ	نام طالب/طالبہ علم/ولدیت	حاصل کردہ نمبر (%)	بورڈ	کیفیت
1	پری انجینئرنگ	روحان ظفر ہاشمی ابن ظفر اقبال ہاشمی	89	لاہور	
1	پری انجینئرنگ	محمد حمزہ ہاشمی ابن ڈاکٹر احسان اللہ ہاشمی	89	لاہور	
2	پری میڈیکل	ثناء مبشرہ بنت محمد اعجاز	91.91	فیصل آباد	
3	جنرل گروپ	سحرش مبشر بنت مبشر احمد سہگل	91	ملتان	

مکرم روحان ظفر ہاشمی صاحب اور مکرم محمد حمزہ ہاشمی صاحب نے ایک جیسے نمبرز حاصل کئے۔ لہٰذا ان دونوں کو گولڈ میڈل دیا گیا۔

صادقہ فضل سکالرشپ (20 ہزار روپے فی کس)

نمبر شمار	گروپ	نام طالب/طالبہ علم/ولدیت	حاصل کردہ نمبر (%)	بورڈ	کیفیت
1	پری انجینئرنگ	عمر احمد ابن بشارت احمد اعجاز	87.27	فیڈرل بورڈ	
2	پری انجینئرنگ	وقاص علی ابن سلامت علی	86.82	فیصل آباد	نصرت جہاں انٹر کالج کے طالب علم ہیں
3	پری میڈیکل	مناہل رشید بنت رشید الدین	90.91	لاہور	
4	پری میڈیکل	قرۃ العین بنت ناصر احمد	90.18	گوجرانوالہ	
5	جنرل گروپ	سعید احمد خرم ابن عبدالستار	87.36	فیصل آباد	واقف نو جامعہ احمدیہ کے طالب علم ہیں بورڈ میں ہیومینیٹیز طلباء میں پہلی پوزیشن ہے

خورشید عطاء سکالرشپ (15 ہزار روپے فی کس)

نمبر شمار	گروپ	نام طالب/طالبہ علم/ولدیت	حاصل کردہ نمبر (%)	بورڈ	کیفیت
1	پری انجینئرنگ	محمد رضوان احمد ابن فاروق احمد	86.36	لاہور	
2	پری میڈیکل	بشارت احمد ابن ریاست علی	89.45	گوجرانوالہ	
3	جنرل گروپ	عطیۃ الحبیب بنت چوہدری محمد اقبال گھمن	86.18	بہاولپور	بورڈ میں ہیومینیٹیز گروپ (طالبات) میں دوسری پوزیشن ہے
4	جنرل گروپ	نصرت جہاں بنت ہارون شریف رندھاوا	85.45	فیڈرل بورڈ	

سندس باجوہ سکالرشپ (50 ہزار روپے فی کس)

نمبر شمار	گروپ	نام طالب علم/طالبہ علم/ولدیت	حاصل کردہ نمبر (%)	بورڈ	کیفیت
1	پری میڈیکل	سید اعزاز حسین زیدی ابن سید آفتاب حسین	88.64	راولپنڈی	واقف نو
2	پری میڈیکل	روبینہ رزاق ابن عبدالرزاق	88.18	آزاد جموں کشمیر	واقفہ نو

امۃ المنان سکالرشپ برائے فائن آرٹس (25 ہزار روپے فی کس)

یہ سکالرشپ بیچلر فائن آرٹس میں داخلہ حاصل کرنے والی طالبات کے لئے ہے۔ انٹرمیڈیٹ خواہ کسی بھی گروپ میں کیا ہو۔

نمبر شمار	گروپ	نام طالب علم/طالبہ علم/ولدیت	حاصل کردہ نمبر (%)	بورڈ	کیفیت
1	انٹرمیڈیٹ	رافعہ تحریم بنت مبارک محمود	63.64	لیڈرشپ کالج	
2	انٹرمیڈیٹ	عروشہ خلیل بنت خلیل احمد	56.55	نیشنل کالج آف آرٹس	

امۃ الکریم زیروی سکالرشپ (50 ہزار روپے فی کس)

نمبر شمار	گروپ	نام طالب علم/طالبہ علم/ولدیت	حاصل کردہ نمبر (%)	بورڈ	کیفیت
1	پری میڈیکل	زرنا سفیر بنت سفیر احمد	87.73	گوجرانوالہ	واقفہ نو
2	پری میڈیکل	سائر احمد تبریز ابن محمد خان	87.18	فیصل آباد	نصرت جہاں انٹر کالج کے طالب علم/ واقف نو

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع: ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو عاجزی میں بڑھاتے ہوئے، توکّل میں بڑھاتے ہوئے، اپنے ایمان میں ترقی دینے کی توفیق عطا فرمائے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں میرا توکل ہمیشہ خدا پر رہا ہے اور وہی قادر ہر وقت میری مدد کرتا رہا ہے

حضرت مسیح موعود کے رفقاء کے اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین، اس پر توکّل، اللہ تعالیٰ سے محبت اور اللہ تعالیٰ کے ان کے حق میں نصرت وتائید اور غیرت کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 12 رفروری 2010ء بمطابق 12 رتبلیغ 1389 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

آج میں حضرت مسیح موعود کے بعض (۔) کے ایسے ایمان افروز واقعات آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں جس سے پتہ لگتا ہے کہ کس طرح وہ یقین پر قائم تھے، اللہ تعالیٰ کی ذات پر ان کو یقین تھا۔ اور کیسا ان کا توکل تھا اور کیسی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کی محبت تھی اور پھر اللہ تعالیٰ بھی ان کے لئے غیرت کے کیسے عجیب نمونے دکھاتا رہا، ان کا اظہار فرماتا رہا۔

پہلا واقعہ تو یہ ہے حضرت خلیفۃ المسیح الاول بیان فرماتے ہیں کہ وہاں (یعنی کشمیر میں) ایک بوڑھے آدمی تھے انہوں نے بہت سے علوم وفنون کی حدود یعنی تعریفیں یاد کر رکھی تھیں اور بڑے بڑے عالموں سے کسی علم کی تعریف دریافت کرتے۔ وہ جو کچھ بھی بیان کرتے یہ جو عالم صاحب تھے، یہ اس میں کوئی نہ کوئی نقص نکال دیتے۔ کیونکہ ان کو ہر چیز کی تعریف کے پختہ الفاظ یاد تھے۔ اس طرح ہر شخص پر اپنا رعب بٹھانے کی کوشش کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں کہ ایک دن سرِ دربار مجھ سے دریافت کیا (راجہ کے دربار میں) کہ مولوی صاحب! حکمت کس کو کہتے ہیں؟ اس نے اپنی طرف سے ایسا سوال کیا کہ کوئی تعریف بتائیں گے تو مَیں غلطی نکالوں گا۔ تو حضرت خلیفہ اول کہتے ہیں کہ مَیں نے کہا کہ شرک سے لے کر عام بداخلاقی سے بچنے کا نام حکمت ہے۔ وہ حیرت سے دریافت کرنے لگے کہ یہ تعریف حکمت کی کہاں لکھی ہے؟ تو خلیفہ اوّل فرماتے ہیں کہ میرے پاس دہلی کے حکیم تھے جو حافظ بھی تھے، بیٹھے ہوئے تھے۔ مَیں نے انہیں کہا کہ ان کو سورۃ بنی اسرائیل کے چوتھے رکوع کا ترجمہ سنا دو جس میں آتا ہے کہ (۔) (بنی اسرائیل:40) پھر تو وہ بہت حیرت زدہ ہوئے۔

(ماخوذاز حیات نور۔ صفحہ 174۔ جدید ایڈیشن ۔مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ، ماخوذ از مرقاۃ الیقین صفحہ 253,254 مطبوعہ ربوہ)

یہ چوتھا رکوع 32 آیت سے لے کر 41 آیت تک ہے۔ اس میں مختلف باتیں بیان کر کے اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ یہ سب برائیاں ہیں اور ان سے بچنا حکمت ہے۔ یہ تو علماء کو چیلنج کیا کرتے تھے لیکن اس قسم کے علماء ہر زمانے میں پائے جاتے ہیں جن کا مقصد علم پھیلانا نہیں ہوتا بلکہ اپنی علمیت کا رعب ڈالنا ہوتا ہے۔ تقویٰ سے عاری ہوتے ہیں۔ آجکل کے (۔) کا بھی یہ حال ہے۔ اُس زمانہ میں بھی تھا کہ دوسروں پر اپنا علمیت کا رعب ڈالا جائے۔

آج کل مختلف ٹی وی چینلز آتے ہیں اور ان میں یہ لوگ نظر آتے ہیں۔ اس حوالہ سے مَیں سب احمدیوں سے اور خاص طور پر نوجوانوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج کل جو مختلف ٹی وی پروگرام آرہے ہیں ان کے حوالوں سے متاثر نہ ہو جایا کریں۔ مثلاً پچھلے دنوں میں .... ایک ٹی وی چینل پر ایک عالم نے نوجوانوں کو اپنے ساتھ لگانے کے لئے، اپنی طرف کھینچنے کے لئے ایک یہ شوشہ چھوڑا کہ قرآن کریم میں کہیں نہیں لکھا ہوا کہ عورتوں کے لئے پردہ ضروری ہے، یہ تو صرف نبی کی بیویوں کے لئے تھا۔ حالانکہ قرآن کریم میں سورۃ احزاب میں جہاں نبی کی بیویوں کے لئے حکم ہے وہاں عام مومنوں کے لئے بھی حکم ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (۔) (الاحزاب:60) کہ اے نبی اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی بیویوں سے کہہ دے کہ جب وہ باہر نکلا کریں تو اپنی چادریں سروں پر گھسیٹ کر اپنے سینوں تک لے آیا کریں۔ اب اس میں بھی بعض لوگوں نے تاویلیں نکالنی شروع کر دی ہیں کہ چادر سروں سے گھسیٹ کر سینوں پہ لانے کا مطلب یہ ہے کہ اگر سر ننگا بھی ہو جائے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اور اس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ عموماً (۔) ملکوں میں اب نہ سر کا پردہ رہا ہے نہ ہی باقی جسم کا پردہ رہا ہے۔ اس کی وجہ سے یہاں یورپ میں تو ایک ردعمل ہے جو پردہ کے خلاف بعض جگہ مہم کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اور یہی عالم صاحب جو ہیں، میں نے خود تو ان کا پروگرام نہیں سنا لیکن مَیں نے سنا ہے کہ انہوں نے ایک یہ بھی شوشہ چھوڑا ہے کہ قرآن کریم سے کہیں ثابت نہیں ہوتا کہ اب خلافت کی ضرورت ہے یا یہ کہ خلافت قائم رہے گی۔ ہاں بلاشبہ ان لوگوں کے لئے تو نہیں ہے کیونکہ جو لوگ حضرت مسیح موعود کو ماننے والے نہیں ہیں، زمانہ کے امام کو ماننے والے نہیں ہیں، نہ ان میں خلافت قائم ہو سکتی ہے اور نہ ہی ان کو وہ برکات حاصل ہو سکتی ہیں جو اس سے وابستہ ہیں۔ بہرحال یہ تو ضمناً ایک ذکر آ گیا۔

اگلا واقعہ بھی حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا ہی ہے۔ عبدالقادر صاحب سابق سوداگرمل نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ آپ کہیں لاہور تشریف لائے۔ (یہ پہلے کی بات ہے) ڈاکٹر محمد اقبال صاحب ان دنوں گورنمنٹ کالج لاہور میں پڑھتے تھے۔ کالج کے پروفیسر مسٹر آرنلڈ صاحب نے کہا کہ تثلیث کا مسئلہ کسی ایشیائی دماغ میں آ ہی نہیں سکتا۔ (یعنی یہ عیسائیوں کا مسئلہ ہے یہ تو کسی

ایشیائی دماغ میں نہیں آ سکتا)۔ تو ڈاکٹر صاحب موصوف جو علامہ اقبال کہلائے، وہ حضرت خلیفة المسیح الاوّل کی خدمت میں آئے اور پروفیسر کی یہ بات بتائی اور عرض کی کہ مَیں اس کا جواب کیا دوں؟ تو آپ نے فرمایا کہ پروفیسر صاحب کو جا کر کہیں کہ اگر آپ کا یہ دعویٰ صحیح ہے تو حضرت مسیحؑ اور آپ کے حواری بھی اس مسئلے کو نہیں سمجھے ہوں گے کیونکہ وہ بھی ایشیائی تھے۔ یہ جواب سن کر پروفیسر صاحب ایسے خاموش ہوئے کہ گویا انہوں نے کبھی یہ دعویٰ کیا ہی نہیں۔ پھر آگے لکھا ہے کہ سنا گیا ہے کہ یورپ میں بھی ایک کانفرنس میں انہوں نے یہ اعتراض پیش کیا مگر وہاں سے بھی انہیں کوئی تسلی بخش جواب نہیں ملا۔

(ماخوذ از حیات نور صفحہ 106-107۔ جدید ایڈیشن ۔ضیاء الاسلام پریس ربوہ از عبدالقادر (سابق سوداگر مل) صفحہ 106-107جدید ایڈیشن ۔ مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ۔ربوہ)

پھر ایک واقعہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود کے عہد مبارک میں جبکہ پنجاب کے مختلف علاقوں میں طاعون کے حملے ہو رہے تھے مَیں (۔) کی غرض سے موضع گوٹریالہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات گیا اور وہاں ایک مخلص احمدی چوہدری سلطان عالم صاحب کے پاس چند دن رہا دوران قیام میں ہر رات مَیں ان کے مکان کی چھت پر چڑھ کر تقریریں کرتا رہا اور لوگوں کو احمدیت کے متعلق سمجھاتا رہا۔ چونکہ ان تقریروں میں اُن لوگوں کو طاعون وغیرہ کے عذابوں سے بھی ڈراتا رہا۔ اس لئے ایک دن صبح کے وقت اس گاؤں کے کچھ افراد میرے پاس آئے اور کہنے لگے آپ نے اپنی تقریروں میں مرزا صاحب کے نہ ماننے والوں کو طاعون وغیرہ سے بہت ڈرایا ہے۔ مگر آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ موضع گوٹریالہ بہت بلندی پر واقع ہے اور پھر اس کی فضا اور آب و ہوا اتنی عمدہ ہے کہ یہاں وبائی جراثیم پہنچ ہی نہیں سکتے۔ تو مولوی صاحب کہتے ہیں مَیں نے ان کو کہا کہ یہ تو بالکل درست ہے۔ مگر آپ لوگ یہ بتائیں کہ مجھ سے پہلے بھی کوئی احمدی (۔) اس گاؤں میں آیا ہے جس نے آپ کو سیدنا حضرت مسیح موعود (۔) کی ہو؟۔ گاؤں والوں نے کہا نہیں پہلے تو کوئی نہیں آیا۔ تو مولوی صاحب کہتے ہیں مَیں نے کہا یہی وجہ ہے کہ آپ کا گاؤں ابھی تک محفوظ ہے۔ اب میری (۔) اور آپ لوگوں کے انکار کے بعد بھی اگر یہ گاؤں خداتعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رہا تو پھر مَیں سمجھوں گا کہ واقعی اس گاؤں کی عمدہ فضا خداتعالیٰ کے ارشاد (۔) (بنی اسرائیل: 16) کی وعید کو روک سکتی ہے۔ (یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم ہرگز عذاب نہیں بھیجتے جب تک کسی بستی میں رسول نہ بھیج دیں)۔ تو کہتے ہیں کہ خداتعالیٰ کی حکمت ہے کہ مَیں تو ان لوگوں کو یہ بات کہہ کر چلا آیا لیکن چند دن بعد ہی اس گاؤں میں چوہے مرنے شروع ہو گئے۔ پھر طاعون نے ایسا شدید حملہ کیا کہ اس گاؤں کے اکثر محلّے موت نے خالی کر دیئے اور کئی لوگ بھاگ کر دوسرے دیہات میں چلے گئے۔

(ماخوذ ازحیات قدسی از حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی صفحہ 136 ۔جدید ایڈیشن ۔ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کے بھی مختلف طریقے ہیں۔ طاعون تو ایک ایسا عذاب تھا جس کی حضرت مسیح موعود نے پہلے خبر دی تھی۔ پھر آپ نے اپنا ایک نشان زلزلوں کا بھی بتایا۔ آج بھی دنیا میں مختلف شکلوں میں عذاب آ رہے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی نہ پہچان کرنا چاہتے ہیں، نہ زمانہ کے امام کی پہچان کرنا چاہتے ہیں۔ نہ دنیا حضرت محمد رسول اللہؐ کی پہچان کرنا چاہتی ہے بلکہ حس ہی مرگئی ہے۔ دنیا میں ہر جگہ تباہی پر تباہی آ رہی ہے۔ لیکن بالکل اس بارہ میں سوچنے کی طرف توجہ ہی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ان کو عقل دے اور دنیا کو ہر قسم کی آفات سے محفوظ رکھے۔

پھر ملک صلاح الدین صاحب مولانا بقاپوری صاحب جو حضرت مسیح موعود کے (رفیق) تھے کے بارہ میں اپنی روایت میں لکھتے ہیں کہ حضرت خلیفة المسیح الثانی نے سندھ کے علاقہ میں (۔) مشن قائم فرمایا۔ مولانا بقاپوری صاحب کو اس علاقہ میں امیر (۔) مقرر فرمایا۔ اس وقت سنجوگی قوم میں جو سندھ میں ایک لاکھ کے قریب ہے آریہ قوم نے ملکانوں کی طرح ارتداد کا جال پھیلا دیا تھا۔ مولانا صاحب محنت کر کے چند ماہ میں سندھی کی چند کتابیں پڑھ کر تقریر کرنے کے قابل ہو گئے۔ (اب یہ بھی اس زمانہ میں ان لوگوں کی بڑی ہمت اور محنت اور شوق تھا کہ چند مہینے میں سندھی زبان بھی سیکھ لی اور تقریر کرنے کے قابل بھی ہو گئے۔) اور اولاً سب علاقہ میں آریہ سماجیوں کا کامیابی سے مقابلہ کیا۔ جس جگہ یہ لوگ سادہ لوح سندھیوں کو ورغلا کر ارتداد پر آمادہ کرتے مولانا صاحب وہاں پہنچ کر انہیں اسلام پر پختہ کرتے۔ اس طرح شب و روز کی ایک لمبی جدوجہد کا نتیجہ یہ ہوا کہ سات آٹھ ماہ میں ہی سنجوگی قوم جو تھی اس سے آریہ سماج مایوس ہو گئے اور ارتداد کی یہ آگ بھی سرد ہو گئی۔

لیکن پھر دوسرے سال یہ واقعہ ہوا کہ 1924ء میں علماء، امراء، فقراء یہ تینوں مل کر مولوی صاحب کے مقابلے پر کھڑے ہو گئے اور جا بجا مباحثات شروع ہو گئے اور مولانا بقاپوری صاحب اکیلے ہوتے تھے اور غیر احمدی علماء کافی تعداد میں آتے تھے۔ بعض دفعہ کہتے ہیں کہ درجن تک ہو جاتے تھے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ آپ ہی کو غلبہ ہوتا۔ نتیجۃً احمدیت کی طرف لوگوں کی توجہ اور بڑھتی گئی۔ ....اس وجہ سے سندھ میں بعض مقامات پر جماعتیں بھی قائم ہو گئیں۔ پھر مزید لوگ باتیں سننے لگے۔ دلچسپی پیدا ہوئی تو علماء پر بھی رعب پڑ گیا اور مولوی بقاپوری کا نام لے کر کہتے تھے کہ ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور اس سے جو شریف لوگ تھے ان کی مزید توجہ پیدا ہوئی۔ بہت سے افراد کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ 1928ء میں باوجود علالت کے وہ مختلف شہروں میں جا کے (۔) کر رہے تھے تو اس وقت سندھی احمدیوں کی صرف ایک جماعت تھی جو دو چار خاندانوں پر مشتمل تھی لیکن اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے 50 جماعتیں وہاں قائم ہو گئیں۔) مولانا بشارت بشیر صاحب بھی لکھتے ہیں کہ سنجوگی قوم نے قبول (۔) کے بعد..........اقارب سے رشتے ناطے جاری رکھے اور یہی وجہ ان کے ایمان کی کمزوری کی ہوئی۔ بعد میں پھر آہستہ آہستہ وہ احمدیت سے بھی اور (۔) سے بھی دور ہٹتے چلے گئے۔

پس آج بھی احمدیوں کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ بعض لوگ بے احتیاطی کرتے ہیں، جذباتی فیصلے ہو رہے ہوتے ہیں۔ غیروں میں شادیاں ہو رہی ہوتی ہیں جس سے پھر آئندہ نسلیں تباہ ہو رہی ہوتی ہیں اور آہستہ آہستہ پورا خاندان دین سے ہٹ جاتا ہے۔

پھر کہتے ہیں کہ مولانا صاحب کو علم ہوا کہ لاڑکانہ کے قریب ایک شہر میں شدھی ہونے والی ہے۔ تو آپ وہاں پہنچے اور (۔) حافظ گوکل چند نامی کو جو رئیس اور وہاں کے (۔) نمبردار تھے، انہیں سمجھایا۔ کہنے لگے (۔) نے ہماری مدد نہیں کی۔ اب ہندوؤں سے عہد ہو چکا ہے پرسوں سارا شہر جو ہے وہ ہندو ہو جائے گا۔ پھر انہوں نے مولوی صاحب کو کھانے کے لئے کہا تو آپ نے کھانے سے انکار کر دیا اور کہا مَیں تمہاری روٹی ہرگز نہیں کھاؤں گا اور ساتھ ہی زار زار رونا شروع کر دیا۔ اس سے لوگ بہت متاثر ہوئے۔ پھر باتیں کرنے لگے۔ آپ کو کھانا کھانے کو کہا آپ نے پھر انکار کر دیا اور آنسو جاری رہے۔ تو رئیس نے کہا کہ عہد توڑنا تو جرم ہے، گناہ ہے۔ مولوی صاحب نے کہا کہ ایمان سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔ تو یہ بات اس کی سمجھ میں آ گئی اور اس نے کہا کہ ہم ہرگز شدھ نہیں ہوں گے اور ہم خط بھجوا دیتے ہیں کہ وہ ہرگز نہ آئیں۔ مولوی صاحب نے کہا کہ پہلے آپ خط لکھیں۔ پھر مَیں کھانا کھاؤں گا۔ چنانچہ آپ نے خط لکھوایا کہ (۔) ایک زندہ مذہب ہے اور ہم تمہیں بھی اس کے قبول کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ ہم میں سے کوئی بھی اپنا مذہب نہیں چھوڑے گا اور اگر کسی نے دوبارہ آنے کی کوشش کی تو بہت ذلیل ہو گا۔ اس کے بعد پھر آپ نے کھانا کھایا اور آریہ وہاں بھی ناکام ہوئے اور بڑے تلملائے۔

(ماخوذ از رفقاء احمد جلد 10 صفحہ 236,234۔ جدید ایڈیشن مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

.............حضرت خلیفة المسیح الثانی حضرت حافظ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ قادیان میں ایک دفعہ پادری زویمر آیا۔ یہ دنیا کا مشہور ترین پادری اور

امریکہ کا رہنے والا تھا۔ وہ وہاں کہیں بہت بڑے تبلیغی رسالہ کا ایڈیٹر تھا اور یوں بھی ساری دنیا کی عیسائی تبلیغی سوسائٹیوں میں ایک نمایاں مقام رکھتا تھا۔ اس نے قادیان کا بھی ذکر سنا ہوا تھا۔ جب وہ ہندوستان میں آیا تو اور مقامات دیکھنے کے بعد وہ قادیان آیا۔ اس کے ساتھ ایک اور پادری گارڈن (یا گورڈن) نامی بھی تھا۔ ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحب مرحوم اس وقت زندہ تھے۔ انہوں نے اسے قادیان کے تمام مقامات دکھائے مگر پادری آخر پادری ہوتے ہیں وہ بھی طنزیہ بات کرنے سے نہیں رہ سکا۔ ان دنوں قادیان میں ابھی ٹاؤن کمیٹی وغیرہ نہیں تھی اور ویسے بھی ہمارے ہندو پاکستان کے چھوٹے گاؤں اور قصبے جو ہیں وہاں گلیوں میں بعض دفعہ بلکہ اکثر گند نظر آتا ہے۔ یعنی گلیوں میں بہت گند پڑا رہتا تھا۔ پادری زویمر باتوں باتوں میں ہنس کر کہنے لگا کہ ہم نے قادیان بھی دیکھ لیا اور نئے مسیح کے گاؤں کی صفائی بھی دیکھ لی۔ ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحب اسے ہنس کے کہنے لگے پادری صاحب! ابھی پہلے مسیح کی ہی ہندوستان پر حکومت ہے اور یہ اس کی صفائی کا نمونہ ہے۔ نئے مسیح کی حکومت ابھی قائم نہیں ہوئی۔ اس پر وہ بہت شرمندہ ہوا۔

(ماخوذ از تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ 89 مطبوعہ ربوہ)

تو یہ تو ہے نام نہاد علماء کا قصہ۔ آج بھی پہلے بھی اور کل بھی رہے گا۔

............حافظ ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحب کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ روایت ہے کہ ڈاکٹر صاحب رام پور کے دربار میں داخل ہو کر بلند آواز سے السلام علیکم کہتے جو کہ آداب دربار کے خلاف تھا کہ اتنی اونچی آواز میں السلام علیکم کہا جائے۔ اس طرح آپ نواب صاحب کے آگے تعظیم کے لئے جھکتے بھی نہیں تھے۔ درباری لوگوں کا یہ رواج تھا کہ جب کوئی دربار میں داخل ہو تو بڑے ادب سے داخل ہو اور آگے بڑا جھک کے اور بڑی آہستگی سے سلام کرو۔ جب ڈاکٹر صاحب کو توجہ دلائی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ مَیں سوائے خدا کے اور کسی کے سامنے نہیں جھکتا۔ نواب صاحب نے تبدیلی اور سخت اقدامات کی دھمکی دی کہ آپ کو تبدیل کر دوں گا اور بھی سخت اقدامات کروں گا۔ یہ ڈاکٹر تھے۔ سرکاری ملازم تھے۔ تو آپ نے فرمایا کہ میرے خدا کے ہاتھ میں آپ کی گردن ہے۔ جب چاہے آپ کو اس منصب سے ہٹا سکتا ہے اور نواب صاحب کے دربار میں اس کو چیلنج کر دیا اور تاریخ شاہد ہے کہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت ڈاکٹر صاحب نے حضرت مسیح موعود کی خدمت اقدس میں دعا کے لئے عریضہ لکھا جس کے جواب میں حضرت اقدس نے تحریر فرمایا

''مجی عزیزی ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحب سلمہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپ کا کارڈ پہنچا۔ مَیں انشاء اللہ آپ کے لئے دعا کروں گا۔ مگر آپ نہایت استقامت سے اپنے تئیں رکھیں۔ کم دلی ظاہر نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کا فضل ہر جگہ پر درکار ہے۔ مسافرت اور غربت میں دعا اور تضرع سے بہت کام لینا چاہئے'' اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود کی دعا نے وہ اثر دکھایا کہ نواب رام پور کو انگریزی ریذیڈنٹ کی سفارش پر حکومت ہند نے دماغی مریض ثابت ہونے پر نا اہل قرار دے دیا اور معزول کر دیا۔ جو شخص ڈاکٹر صاحب کی تبدیلی اور فراغت کی دھمکیاں دے رہا تھا باوجود صاحب اقتدار ہونے کے خود ہی بیچارہ معزول ہو گیا۔

(ماخوذ از سیرت و سوانح حضرت حافظ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مصنفہ حنیف احمد محمود صفحہ 70 مطبع شیخ طارق محمود پانی پتی لاہور)

............حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں کہ میرا خدا ہمیشہ میرا خزانچی رہا ہے۔ یہ توکل کی بھی ایک مثال ہے کیونکہ میرا توکل ہمیشہ خدا پر رہا ہے اور وہی قادر ہر وقت میری مدد کرتا رہا ہے۔ چنانچہ ایک وقت مدینہ میں میرے پاس کچھ نہ تھا حتیٰ کہ رات کو کھانے کے لئے بھی کچھ نہ تھا۔ جب نماز عشاء کے لئے وضو کر کے مسجد کو چلا۔ تو راستے میں ایک سپاہی نے مجھ سے کہا کہ ہمارا افسر آپ کو بلاتا ہے۔ میں نے نماز کا عذر کیا، پر اس نے کہا مَیں نہیں جانتا مَیں تو سپاہی ہوں۔ حکم پر کام کرتا ہوں۔ آپ چلیں ورنہ مجھے مجبوراً لے جانا ہوگا۔ ناچار میں اس کے ہمراہ ہو گیا۔ وہ ایک مکان پر مجھے لے گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک امیر افسر سامنے جلیبیوں کی بھری ہوئی رکابی رکھ کے بیٹھا ہے۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ اسے کیا کہتے ہیں۔ مَیں نے کہا کہ ہمارے ملک میں اسے جلیبی کہتے ہیں۔ کہا کہ ایک ہندوستانی سے سن کر مَیں نے یہ بنوائی ہیں۔ خیال کیا کہ اس کو پہلے کسی ہندوستانی کو ہی کھلاؤں گا۔ چنانچہ مجھے آپ کا خیال آ گیا۔ اس لئے مَیں نے آپ کو بلوایا اب آپ آگے بڑھیں اور کھائیں۔ مَیں نے کہا نماز کے لئے اذان ہو گئی ہے۔ فرصت سے نماز کے بعد کھاؤں گا۔ کہا مضائقہ نہیں۔ ہم ایک آدمی کو مسجد بھیج دیں گے کہ تکبیر ہوتے ہی آ کر کہہ دے۔ خیر کھا کر میرا پیٹ بھر گیا تو ملازم نے اطلاع دی کہ نماز تیار ہے اور تکبیر ہو چکی ہے۔ تو اس طرح اللہ تعالیٰ نے کھانے کا انتظام کیا۔

پھر فرماتے ہیں کہ دوسری صبح ہی جب مَیں اپنا بستہ صاف کر رہا تھا اور اپنی کتابیں الٹ پلٹ کر رہا تھا تو ناگہاں ایک پاؤنڈ مل گیا۔ چونکہ مَیں نے کبھی کسی کا مال نہیں اٹھایا اور نہ کبھی مجھے کسی کا روپیہ دکھلائی دیا اور مَیں یہ خوب جانتا تھا کہ اس مقام پر مدت سے میرے سوا کوئی اور آدمی نہیں رہا اور نہ کوئی آیا۔ لہٰذا میں نے اسے خدائی عطیہ سمجھ کر لے لیا اور شکر کیا کہ بہت دنوں کے لئے یہ کام دے گا۔

(حیات نور صفحہ 515-516۔ جدید ایڈیشن مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

حضرت حافظ روشن علی صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دن مَیں نے ابھی کھانا نہیں کھایا تھا۔ سبق کے انتظار میں بیٹھے بیٹھے کھانے کا وقت گزر گیا۔ (اس فکر میں تھے کہ کہیں میں چلا گیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی کلاس نہ شروع ہو جائے، آپ پڑھایا کرتے تھے)۔ حتیٰ کہ ہمارے حدیث کا سبق شروع ہو گیا۔ مَیں اپنی بھوک کی پرواہ نہ کر کے سبق میں مصروف ہو گیا اور کہتے ہیں کہ میں ابھی سبق پڑھنے والے طالب علم کی آواز سن رہا تھا اور سب کچھ دیکھ بھی رہا تھا کہ یکا یک سبق کی آواز جو تھی مدھم ہو گئی اور میرے کان اور آنکھیں باوجود بیداری کے سننے اور دیکھنے سے رہ گئے۔ اس حالت میں میرے سامنے کسی نے تازہ بتازہ تیار ہوا ہوا کھانا رکھ دیا۔ گھی میں تلے ہوئے پراٹھے اور بھنا ہوا گوشت تھا۔ مَیں نے خوب مزہ لے لے کر کھانا کھایا۔ جب مَیں سیر ہو گیا، پیٹ بھر گیا تو پھر میری یہ حالت منتقل ہو گئی۔ واپس اسی پہلی حالت میں آ گیا اور مجھے پھر سبق کی آواز سنائی دینے لگی۔ مگر اس وقت بھی میرے منہ میں کھانے کی لذت موجود تھی اور میرے پیٹ میں سیری کی طرح کھانا کھانے کے بعد جو بوجھل پن ہوتا ہے وہ بھی تھا۔ اور اسی طرح لگ رہا تھا کہ یہ کھانا کھانے سے مجھے بالکل تازگی ہو گئی ہے جیسی کہ عموماً ظاہری کھانا کھانے سے ہوتی ہے۔ جبکہ مَیں کہیں گیا بھی نہیں تھا اور نہ کسی نے مجھے کھانا کھاتے دیکھا ہے۔ (ماخوذ از حیات نور صفحہ 289-290۔ جدید ایڈیشن۔ مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ) تو یہ بھی ایک نظارہ تھا اور حضرت خلیفہ اوّل نے بھی ایک جگہ اسی حوالے سے اس نظارے کو بیان فرمایا ہے۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب نے بیان کیا کہ میری موجودگی کا واقعہ ہے کہ گورداسپور میں حضرت مسیح موعود ایک مقدمہ کے تعلق میں قیام فرما تھے۔ (بہت سارے لوگ آتے تھے اور کھانا بھی پکایا جاتا تھا) تو باورچی نے دیکھا۔ جتنے دوست موجود تھے ان کی تعداد کے مطابق کھانے کا انتظام کیا گیا۔ لیکن پھر اور مہمان آ گئے، اندازے سے زیادہ مہمان آ گئے اور کھانا پھر بھی کفایت کر گیا (پورا ہو گیا)۔ تو اس نے صبح کے کھانے کے متعلق یہ ماجرا حضرت مسیح موعود کی خدمت میں عرض کر کے کہ کیا اتنا ہی کھانا کل بھی پکانا ہے جتنا آج پکایا تھا یا زیادہ پکاؤں (کیونکہ مہمان زیادہ آ گئے تھے۔) تو حضرت مسیح موعود نے فرمایا کیا تم خدا تعالیٰ کا امتحان کرنا چاہتے ہو؟ (ماخوذ از رفقاء احمد جلد چہارم صفحہ 227-2287۔ جدید ایڈیشن مطبوعہ قادیان) اللہ تعالیٰ نے اس وقت عزت رکھ لی اب تم زیادہ کھانا تیار کرو۔ تو یہ بھی جو اللہ تعالیٰ کی مدد آئی اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ کو آزمایا جائے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے بارہ میں مختار احمد صاحب ہاشمی ذکر کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے ہدایت فرمائی کہ اگر آپ کی نظر میں کوئی امداد کا مستحق ہو اور وہ خود سوال کرنے میں حجاب

محسوس کرتا ہوتو ایسے افراد کا نام آپ اپنی طرف سے پیش کر دیا کریں۔ مگر یہ خیال رہے کہ وہ واقعی امداد کا مستحق ہے۔ چنانچہ مَیں اس عرصہ میں ہر موقع پر مستحق افراد کے نام پیش کر کے انہیں امداد دلواتا رہا ہوں۔ ایک دفعہ حضرت میاں صاحب نے چند غرباء کو رقم بطور امداد ادا کرنے کی مجھے ہدایت فرمائی۔ مگر مَیں خاموش ہو رہا اس پر حضرت میاں صاحب نے میری طرف دیکھتے ہوئے میری خاموشی کی وجہ دریافت فرمائی۔ مَیں نے عرض کیا کہ امدادی فنڈ ختم ہو چکا ہے اور کوئی گنجائش باقی نہیں رہی۔ آپ نے مشفقانہ نگاہوں سے میرے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے فرمایا کہ گھبرائیں نہیں۔ رقم اوورڈرا (Overdraw) کروالیں اور ان لوگوں کو ادا کر دیں۔ اللہ تعالیٰ بہت روپیہ دے گا چنانچہ اگلے چند دنوں میں ہی اس مد میں سینکڑوں روپے آ گئے۔

(حیات بشیر مصنفہ عبدالقادر سابق سوداگر مل صفحہ 271 مطبوعہ۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

صباح الدین صاحب کی حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے بارہ میں ایک روایت ہے۔ کہتے ہیں مَیں نے ان سے خود سنا ہے جب آپ انگلستان تشریف لائے تو اس دوران مختلف سفر بھی ہو رہے تھے۔ ایک کارخانہ بھی قادیان میں لگنا تھا شاید اس کے لئے کچھ چیزیں بھی خرید رہے تھے۔ یا اور معلومات لے رہے ہوں گے۔ بہرحال سفر کے دوران آپ نے اپنے ساتھ مدد کے لئے ایک انگریز بھی رکھا ہوا تھا۔ اس نے بتایا کہ سفر خرچ کا جو فنڈ ہے وہ ختم ہو رہا ہے اور اب سفر جاری رکھنا مشکل ہے۔ تو آپ نے فرمایا: فکر نہ کرو۔ انشاء اللہ انتظام ہو جائے گا۔ تو وہ شخص جو انگریز تھا۔ بہت حیران ہوا کہ اس ملک میں آپ اجنبی ہیں اور پھر یہاں رقم کا کیسے انتظام ہو سکے گا۔ حضرت میاں صاحب فرماتے ہیں کہ مَیں نے خدا سے دعا کی کہ خدا تو ہی اس پردیس میں ہماری مدد فرما۔ فرماتے ہیں کہ اگلے ہی روز ہم بازار سے جا رہے تھے کہ ایک شخص نے آپ کو روک لیا اور سینٹ سینٹ (Saint,Saint) پکارنے لگا۔ جس کے معنی ہیں ولی۔ اور ایک بڑی رقم کا چیک آپ کی خدمت میں پیش کر کے آپ سے دعا کی درخواست کی۔ تو وہ شخص جو آپ کا مددگار تھا اس واقعہ سے بڑا حیران ہوا اور کہنے لگا کہ واقعی آپ لوگوں کا خدا نرالا ہے۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مرزا شریف احمد صاحب صفحہ 85-86 مطبوعہ ربوہ)

حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی بیان کرتے ہیں کہ سفر ڈلہوزی میں میرے ہمراہ میری اہلیہ اوّل، ان کے بھائی اکبر علی صاحب اور میرے بھائی امیر احمد صاحب سفر کر رہے تھے۔ ہم ایک سرکاری پردہ دار بَیلوں والے ٹانگہ میں تھے۔ تین چار ٹانگے ہندو کلرکوں کے بھی تھے۔ اس زمانہ میں وہی ذریعہ آمدورفت تھا، لمبا سرکاری سفر تھا۔ تو ہم شام کے وقت 'دُنیرا' کے پڑاؤ پر پہنچے۔ وہاں کے ہندو سٹور کیپروں نے اپنے ہندو بھائیوں کو خیمے دے دیئے جن میں ان کے اہل و عیال اُتر پڑے اور مَیں کھڑا رہ گیا۔ ہر چند اِدھر اُدھر مکانات اور خیموں کی تلاش کی مگر بے سود۔ اکبر علی صاحب نے گھبرا کر مجھے کہا کہ رات سر پر آ گئی ہے اب کیا ہوگا؟ مَیں نے کہا خدا داری چہ غم داری۔ (کہ جو خدا پر بھروسہ کرے اسے کیا غم ہے۔) خدا ضرور کوئی سامان کر دے گا۔ اتنے میں ایک گھوڑ سوار آیا اور اس نے مجھ سے محبت سے سلام کیا اور کہا: ہیں! آپ کہاں؟ مَیں نے قصہ سنایا۔ کہنے لگا آپ ذرا ٹھہریں مَیں ابھی آتا ہوں۔ تھوڑی دیر میں وہ ایک خیمہ اور گھاس لایا اور چند سپاہی بھی۔ جن کے ذریعہ اس نے خیمہ لگوایا اور گھاس اس میں بچھا کر کہا اپنے گھر والوں کو اس میں اتار دیں۔ پھر ایک اور خیمہ بطور بیت الخلاء کے لگوا دیا۔ پھر کہا کہ مَیں آپ کے لئے کھانا لاتا ہوں مگر کچھ دیر ہو جائے گی آپ معاف کریں۔ چنانچہ ضروری سامان پانی وغیرہ بھجوا کر خود قریباً گیارہ بجے رات کے کھانا زردہ، دال روٹی وغیرہ لایا اور معذرت کرنے لگا کہ چونکہ دیر ہوگئی تھی اس لئے گوشت نہیں مل سکا۔ دال ہی مل سکی ہے آپ یہی قبول فرمائیں۔ پھر پوچھنے پر کہنے لگا آپ مجھے نہیں جانتے۔ مَیں نے کہا معاف کریں۔ مجھے آپ سے ایک دفعہ کی ملاقات کا شبہ پڑتا ہے وہ بھی کچھ یاد نہیں کہاں ہوئی تھی۔ تو اس نے کہا آپ نے میری درخواست لکھی تھی جس پر مجھے دفعداری مل گئی تھی۔ (سرکاری نوکری کی پروموشن ہوگئی تھی)۔ اس لئے مَیں آپ کا شکرگزار ہوں اور کہا اب رات بہت ہوگئی ہے مَیں جاتا ہوں اور چند آدمی چھوڑ گیا جو رات کو پہرہ دینے والے تھے تاکہ وہاں کوئی سامان وغیرہ چوری نہ ہو اور کہتے ہیں اس کے بعد مَیں نے سجدات شکر ادا کئے اور اللہ تعالیٰ کی اس بندہ نوازی نے میرے ایمان میں بڑی ترقی بخشی۔

(ماخوذ از رفقاء احمد جلد سوم صفحہ 79-80۔ جدید ایڈیشن۔ مطبوعہ قادیان)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مہاراجہ کشمیر نے مجھ سے کہا کہ کیوں مولوی جی۔ تم ہم کو تو کہتے ہو تم سؤر کھاتے ہو اس لئے بے جا حملہ کر بیٹھتے ہو۔ (مہاراجہ کشمیر کے سامنے اس کو یہ کہتے تھے کہ آپ لوگ صرف سؤر کھاتے ہیں اور کوئی گوشت نہیں کھاتے۔ اس لئے غصّہ میں ذرا سخت ہیں۔) بھلا یہ تو بتاؤ کہ انگریز بھی تو سؤر کھاتے ہیں۔ وہ کیوں اس طرح ناعاقبت اندیشی سے حملہ نہیں کرتے۔ تو مَیں نے کہا وہ ساتھ ہی گائے کا گوشت بھی کھاتے رہتے ہیں اس سے اصلاح ہو جاتی ہے۔ سن کر خاموش ہو گئے اور پھر دو برس تک مجھ سے کوئی مذہبی مباحثہ نہیں کیا۔

(مرقات الیقین فی حیات نور الدین مرتبہ اکبر شاہ خان نجیب آبادی صفحہ 252 مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''وہ (اللہ تعالیٰ) قرآن شریف میں اس تعلیم کو پیش کرتا ہے۔ جس کے ذریعہ سے اور جس پر عمل کرنے سے اسی دنیا میں دیدار الٰہی میسر آ سکتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے (الکہف: 111) یعنی جو شخص چاہتا ہے کہ اسی دنیا میں اُس خدا کا دیدار نصیب ہو جائے جو حقیقی خدا اور پیدا کنندہ ہے۔ پس چاہئے کہ وہ ایسے نیک عمل کرے جن میں کسی قسم کا فساد نہ ہو۔ یعنی عمل اس کے نہ لوگوں کے دکھلانے کے لئے ہوں نہ ان کی وجہ سے دل میں تکبر پیدا ہو کہ مَیں ایسا ہوں اور ایسا ہوں اور نہ وہ عمل ناقص اور ناتمام ہوں اور نہ ان میں کوئی ایسی بدبو ہو جو محبت ذاتی کے برخلاف ہو بلکہ چاہئے کہ صدق اور وفاداری سے بھرے ہوئے ہوں اور ساتھ اس کے یہ بھی چاہئے کہ ہر ایک قسم کے شرک سے پرہیز ہو۔ نہ سورج نہ چاند نہ آسمان کے ستارے، نہ ہوا، نہ آگ، نہ پانی نہ کوئی اور زمین کی چیز معبود ٹھہرائی جائے اور نہ دنیا کے اسباب کو ایسی عزت دی جائے اور ایسا ان پر بھروسہ کیا جائے کہ گویا وہ خدا کے شریک ہیں اور نہ اپنی ہمت اور کوشش کو کچھ چیز سمجھا جائے کہ یہ بھی شرک کے قسموں میں سے ایک قسم ہے۔ بلکہ سب کچھ کر کے یہ سمجھا جائے کہ ہم نے کچھ نہیں کیا۔ اور نہ اپنے علم پر کوئی غرور کیا جائے اور نہ اپنے عمل پر کوئی ناز، بلکہ اپنے تئیں فی الحقیقت جاہل سمجھیں اور کاہل سمجھیں اور خدا تعالیٰ کے آستانہ پر ہر ایک وقت روح گری رہے اور دعاؤں کے ساتھ اس کے فیض کو اپنی طرف کھینچا جائے اور اس شخص کی طرح ہو جائیں کہ جو سخت پیاسا اور بے دست و پا بھی ہے اور اس کے سامنے ایک چشمہ نمودار ہوا ہے نہایت صافی اور شیریں۔ پس اس نے افتاں و خیزاں بہرحال اپنے تئیں اس چشمہ تک پہنچا دیا''۔ (گرتے پڑتے اس تک پہنچ گئے) ''اور اپنی لبوں کو اس چشمہ پر رکھ دیا اور علیحدہ نہ ہوا جب تک سیراب نہ ہوا''۔

(لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 154 مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو عاجزی میں بڑھاتے ہوئے، توکّل میں بڑھاتے ہوئے، اپنے ایمان میں ترقی دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے ہم اپنے ساتھ بھی دیکھیں اور علم و عمل میں ترقی کرنے والے ہوں اور اس (نظارے) کو بھی اللہ تعالیٰ کے انعامات میں سے انعام سمجھیں۔ ہم ہمیشہ تکبر اور دنیاداری سے بچتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے (۔) سے اپنی مدد اور نصرت کا جو سلوک رکھا ہمیں بھی ایسے عمل کی توفیق دے کہ ہم اس میں سے حصہ لیتے رہیں اور ہم اللہ تعالیٰ کے حضور ہمیشہ جھکنے والے رہیں اور ہمیشہ اس چشمے سے سیراب ہونے کی کوشش کرتے رہیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

اعزاز

مکرم انور ندیم صاحب علوی دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی محترمہ ناشیہ علوی صاحب نے بی۔ایس (سی ایس آنرز) کے فائنل امتحان منعقدہ جولائی 2008ء لاہور کالج فار ویمن یونیورسٹی سے 79.85 فیصد نمبر حاصل کر کے (A) گریڈ کے ساتھ یونیورسٹی میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ نیز اسے مجموعی طور پر بہتر اکیڈمک کارکردگی کی وجہ سے رول آف آنرز کا حقدار بھی قرار دیا گیا ہے۔ ڈگری اور مذکورہ سرٹیفکیٹ یونیورسٹی کا نووکیشن منعقدہ 8 مارچ 2010ء میں گورنر پنجاب نے تقسیم کئے ۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز موصوفہ کے لئے ہرلحاظ سے بابرکت کرے اور مزید کامیابیوں سے نوازے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری شہزاد اختر صاحب زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دارالعلوم غربی خلیل اطلاع دیتے ہیں۔

مکرم سلطان احمد صاحب ولد مکرم چوہدری حاکم علی صاحب مرحوم دارالعلوم غربی خلیل ربوہ مختصر سی علالت کے بعد 17 مارچ 2010ء کو بعمر 70 سال وفات پا گئے۔ آپ نے سوگواران میں اہلیہ مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ اور تین بیٹے مکرم مبشر احمد صاحب کارکن مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان، مکرم مدثر احمد صاحب اور مکرم غلام احمد بابر صاحب چھوڑے ہیں ۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم قریشی قیصر محمود صاحب نے مورخہ 18 مارچ کو بیت المہدی میں بعد نماز ظہر پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم میر عبدالباسط صاحب نائب ناظر دعوت الی اللہ نے دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد نصراللہ صاحب صدر جماعت بن باجوہ ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

محترم محمد خاں باجوہ صاحب ولد مکرم شکرالدین باجوہ صاحب درویش قادیان آف بن باجوہ ضلع سیالکوٹ مورخہ 20 مارچ 2010ء کو بعمر 88 سال وفات پا گئے۔ آپ نے لمبا عرصہ زعیم انصاراللہ اور صدر جماعت بن باجوہ کی حیثیت سے سلسلہ کی خدمت کی توفیق پائی۔ نماز تہجد کے پابند، باخلاق اور مہمان نواز تھے۔ میٹنگز اور چندوں میں باقاعدہ اور خلافت کے شیدائی تھے اپنوں اور غیروں سے نہایت عمدہ تعلقات تھے بن باجوہ میں نماز جنازہ مکرم نصیر احمد بدر صاحب مربی سلسلہ دعوت الی اللہ نے پڑھائی۔ آپ موصی تھے۔ بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز مغرب مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ آپ نے پسماندگان میں 2 بیٹے اور 2 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر کے ساتھ اس صدمہ کو برداشت کرنے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم ظاہر محمد صاحب ترکہ غلام محمد صاحب)

مکرم ظاہر محمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم غلام محمد صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 12/59 دارالعلوم شرقی برقبہ 8 مرلے 12 مربع فٹ میں سے 2 مرلے 3 مربع فٹ منتقل کردہ ہے۔ جملہ ورثاء میں سے مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ، الفت جہاں صاحبہ اور سلیمہ بیگم صاحبہ، مکرم ظاہر محمد صاحب کے حق میں دستبردار ہو چکے ہیں۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم ظاہر محمد صاحب (بیٹا)
2۔ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرمہ نصرت جہاں خان صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرمہ الفت جہاں صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

مشہور مصور۔ وان گوف

دنیا کا مشہور مصور ونسنٹ ولیم وان گوف 30 مارچ 1853ء کو پیدا ہوا تھا۔ اس کا تعلق ہالینڈ کے ایک مذہبی گھرانے سے تھا۔ اس کا ایک چچا ایک آرٹ گیلری میں حصہ دار تھا۔ جس کی شاخیں یورپ کے تمام بڑے شہروں میں پھیلی ہوئی تھیں۔ اس آرٹ گیلری کا صدر دفتر پیرس میں تھا۔

1869ء میں جب وان گوف کی عمر سولہ برس تھی۔ اس نے اپنے چچا کے کاروبار میں ہاتھ بٹانا شروع کیا اور اسے دی ہیگ میں برانچ آفس کا نگران بنایا گیا۔ چار برس بعد 1873ء میں اس کا تبادلہ لندن برانچ میں کر دیا گیا، جہاں وہ اپنی مالکہ مکان کی بیٹی کے عشق میں گرفتار ہو گیا، مگر یہ عشق یکطرفہ تھا۔ کچھ ہی دنوں بعد جب اس کا تبادلہ پیرس کے صدر دفتر میں کر دیا گیا تو اس نے یہ ملازمت چھوڑ دی اور لندن میں چھوٹی موٹی ملازمتیں کرنے لگا۔ اسی زمانے میں عشق میں ناکامی کی وجہ سے اس کا نروس بریک ڈاؤن ہو گیا۔

ابتدائی عمر سے ہی وان گوف کو مصوری سے شغف تھا۔ پھر آرٹ گیلری کی ملازمت نے اس کے فن کو مزید جلا بخشی۔ اس کا یہ فن خداداد تھا اور وہ کسی کا بھی شاگرد نہیں تھا۔ اس کے ابتدائی موضوعات میں سٹل لائف اور ہیومن فگرز سے لے کر لینڈ سکیپ تک سبھی کچھ شامل تھا۔ یہ پینٹنگز اس نے گہرے رنگوں میں بنائیں اور اس کی ذہنی کیفیت کی عکاسی کرتی ہیں۔

1880ء میں اس نے دوبارہ آرٹ گیلری میں ملازمت اختیار کر لی۔ اس ملازمت کے دوران وہ کچھ عرصے پیرس اور پھر برسلز میں رہا۔ پھر وہ اپنے وطن چلا آیا۔

1885ء میں اپنے والد کے انتقال کے بعد پہلے بیلجیئم پھر فرانس میں رہائش اختیار کی۔ قیام فرانس کے دوران وہ ایکسپریشنزم کی تحریک سے بہت متاثر ہوا اور اس نے بھی یہی اسلوب اختیار کیا۔ 1888ء میں اس کی ملاقات مشہور مصور گوگاں سے ہوئی۔ کچھ عرصہ وہ دونوں ایک ہی سٹوڈیو میں اکٹھے کام بھی کرتے رہے۔ مگر ایک رات وان گوف پر نروس بریک داؤن کا شدید دورہ پڑا اور اس نے اپنا بازو اپنے ہاتھوں کاٹ ڈالا۔

اس واقعہ کے بعد اسے ذہنی امراض کے ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ ڈاکٹروں نے اس کا مرض تشخیص کیا۔ 1890ء میں وہ شمالی فرانس چلا آیا۔ اس کا خیال تھا کہ شاید تبدیلی آب و ہوا سے اس کی صحت پر اچھا اثر پڑے مگر اب وہ علاج کی حدود سے گزر چکا تھا۔ 27 جولائی 1890ء کو اس نے عالم وحشت میں خود کو گولی مار لی اور دو دن بعد 29 جولائی 1890ء کو زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے ہلاک ہو گیا۔

وان گوف کی شہرت کا آغاز اس کی وفات کے بعد ہوا۔ اس کی زندگی میں اس کی فقط ایک تصویر فروخت ہوئی تھی۔ 1892ء میں اس کی تصویروں کی نمائشوں کا آغاز ہوا۔ بیسویں صدی کے آغاز میں جرمن Impressionism نے اس کا مقام تسلیم کیا اور اس کو مصوری میں ایک نئے اسلوب کا بانی قرار دیا گیا۔

الفضل اور کراچی کے احباب

مکرم عبدالرشید سماٹری صاحب کراچی نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل (آنریری) سے احباب جماعت نماز جمعہ کے بعد احمدیہ ہال میں رابطہ کر سکتے ہیں۔ الفضل جاری کروانے کیلئے فون نمبر 6320478 پر ان سے رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔

☆ سالانہ چندہ -/2100 روپے ششماہی =/1050 روپے

☆ سہ ماہی =/525 روپے اور خطبہ نمبر =/450 روپے ہے۔

احباب جماعت الفضل کی توسیع اشاعت میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خریداران الفضل متوجہ ہوں!

بیرون از ربوہ خریداران الفضل کو چندہ الفضل ختم ہونے پر جب یاددہانی کی چٹھی ملے تو چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں اور نمائندہ مینیجر الفضل کا انتظار نہ کریں۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

کامیاب علاج ۔ ہمدردانہ مشورہ
دوا تدبیر ہے۔ اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے۔
1954 NASIR ناصر 2010
نوجوانوں کے۔ امراض و نفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا
دنیائے طب کی خدمات کے 56 سال
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ، گولبازار، ربوہ
047-6211434
6212434
Fax:6213966

جرمن و فرانس کی سیل بند ہومیو پیتھک پوٹینسی سے تیار کردہ بے ضرر و زود اثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔
رعائتی قیمت 25ML =/30 روپے 120ML -/100 روپے
GHP-55/GH ایمرجنسی ٹانک: گھبراہٹ، گیس، ڈپریشن ہائی، لو بلڈ پریشر، صدمہ یا غم کے بد اثرات دور کرنے کیلئے ضروری دوا ہے
GHP-319/GH امراض معدہ: بدہضمی، تیزابیت، گیس سینے اور معدے کی جلن کیلئے اکسیر دوا ہے
GHP-324/GH اسہال ۔ پیچش: ہر قسم کے اسہال پیچش معدے اور آنتوں کی سوزش کیلئے مجرب ترین دوا ہے۔
GHP-354/GH نزلہ، فلو، چھینکیں نئے یا پرانے نزلہ زکام کو مکمل آرام دینے والی کامیاب دوا ہے۔
GHP-383/GH حلق و گلے کے امراض، گلے و ٹانسلز کی سوزش، درد کو دور کرنے کیلئے مؤثر اور آزمودہ علاج ہے۔
GHP-391/GH خون و بھوک کی کمی سرخ ذرات کی کمی، بیماری کے بعد کمزوری دور کرنے اور جگر کو قوت دینے والی مؤثر ترین دوا ہے۔
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399, 0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

خبریں

امریکہ آئی ایم ایف کی شرائط آسان

بنوائے وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی نے کہا ہے کہ کب تک بجلی کی قیمتوں میں اضافہ کرتے رہیں گے، امریکہ آئی ایم ایف کی شرائط آسان بنوائے، امریکہ نے سٹرٹیجک ڈائیلاگ میں پاکستان سے کوئی مطالبہ نہیں کیا، امریکہ کے ساتھ تعلقات شراکت داری میں بدل رہے ہیں، امریکہ نے پاکستانیوں کی باڈی سکیننگ پر نظر ثانی کا وعدہ کیا ہے، سیاسی وعسکری قیادت نے مل کر پاکستان کا مقدمہ پیش کیا' کولیشن سپورٹ فنڈ کے 2 ارب ڈالر کے واجبات جون تک مل جائیں گے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے پاک امریکہ سٹرٹیجک ڈائیلاگ میں شرکت کے بعد وطن واپس پہنچنے پر لاہور ائیر پورٹ پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔

مواچھ گوٹھ، 5 گھنٹے طویل پولیس مقابلہ، 5 ملزمان گرفتار

کراچی مواچھ گوٹھ میں سیکیورٹی فورسز اور جرائم پیشہ عناصر میں 5 گھنٹے تک مقابلہ کے دوران فائرنگ سے ایس ایچ او ماڑی پور اور ایس ایچ او کلاکوٹ سمیت 6 پولیس اہلکار زخمی ہو گئے پولیس نے سیکیورٹی فورسز کی معاونت سے 5 ملزمان کو گرفتار کر کے ایک ریپٹر اور 2 ٹی ٹی پستول اور دیگر اسلحہ برآمد کر لیا، جبکہ عبدالرزق کمانڈو اور دیگر ملزمان رات کی تاریکی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے فرار ہو گئے۔

امریکی صدر اوباما غیر اعلانیہ دورے پر افغانستان پہنچ گئے

امریکہ کے صدر بارک اوباما غیر اعلانیہ ہنگامی دورے پر افغانستان پہنچ گئے۔ وہ افغانستان میں صدر حامد کرزئی اور اتحادی فوجیوں سے ملاقات کریں گے۔ انہیں دہشت گردی کے خلاف جنگ پر بریفنگ دی جائے گی۔ اطلاعات کے مطابق امریکہ طالبان رہنماؤں سے مذاکرات کو اہمیت دے رہا ہے۔ یہ دورہ امکانی طور پر اس سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

آئینی پیکج پر ڈیڈلاک

آئینی اصلاحات کے پیکج پر ڈیڈلاک ختم کرنے کے لئے سیاسی جماعتوں نے مسلم لیگ (ن) کو چھوڑ کر نئی پارلیمانی صف بندی کی کوششوں کا آغاز کر دیا ہے۔ بدلتی صورتحال میں آئینی پیکج کی منظوری کے لئے متبادل راستے تلاش کئے جا رہے ہیں اور یہ سوچ بھی سامنے آئی ہے کہ اگر کسی مرحلے پر سو فیصد اتفاق رائے کا ہدف حاصل نہ ہو سکے تو مسلم لیگ (ن) کو چھوڑ کر دیگر تمام پارلیمانی جماعتوں کے اعتماد کے ساتھ مجوزہ آئینی ترامیم کے مسودے کو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے دو تہائی اکثریت سے منظور کرایا جا سکے۔ قومی اسمبلی میں دو تہائی اکثریت کے لئے 228 ارکان کی حمایت ضروری ہوگی۔

بقیہ از صفحہ 2

ملک دوست محمد میڈیکل سکالرشپ (50 ہزار روپے فی کس)

نمبر شمار	گروپ	نام طالب علم/ولدیت	حاصل کردہ نمبر (%)	بورڈ	کیفیت
1	پری میڈیکل	نصر اللہ ذیشان ابن اسد اللہ خالد	86.09	لاہور	واقف نو

ڈاکٹر عبدالسمیع سکالرشپ (50 ہزار روپے فی کس)

نمبر شمار	گروپ	نام طالبہ علم/ولدیت	حاصل کردہ نمبر (%)	بورڈ	کیفیت
1	پری میڈیکل	امۃ الناصر سلمٰی بنت چوہدری طاہر نسیم	85.82	کراچی	

خالدہ افضل سکالرشپ (35 ہزار روپے فی کس)

یہ سکالرشپ ایسے طلباء وطالبات کے لئے ہے جنہوں نے کسی منظور شدہ ادارہ سے گریجویشن (دو سالہ کورس) میں پہلی دو پوزیشنز حاصل کی ہوں۔

نمبر شمار	گروپ	نام طالبہ علم/ولدیت	حاصل کردہ نمبر (%)	بورڈ	کیفیت
1	B.Sc B.Ed	ثمرۃ الحیٰ بنت ملک تبسم مقصود	83.32	یونیورسٹی آف ایجوکیشن	واقفہ نو
2	بیچلرز	بینش وسیم بنت شیخ وسیم الدین	78	اسلامیہ یونیورسٹی،	

ربوہ میں طلوع وغروب 30۔مارچ

طلوع فجر	4:34
طلوع آفتاب	5:58
زوال آفتاب	12:13
غروب آفتاب	6:28

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجرکار، ویجی ٹیبل ڈائز، کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4607400

کراچی الیکٹرک سٹور
گھریلو اور کمرشل استعمال کیلئے موٹرز اور پمپس پانی کی تمام مشینری دستیاب ہے
2۔ نشتر روڈ (برانڈرتھ روڈ) لاہور
طالب دعا: شوکت محمود: 0345-4111191

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیں
Email:citipolypack@hotmail.com

جلسہ سالانہ U.K
جلسہ سالانہ U.K میں شمولیت حاصل کرنے کے خواہشمند احباب U.K ویزا کے متعلق معلومات اور راہنمائی حاصل کریں
Air Tickets on Cheep Rates
U.K, Canada, USA, Australia
Education Concern ®
فرخ لقمان 0302-8411770 042-5162310
67۔ سی فیصل ٹاؤن لاہور

FD-10

البشیر ز اب اور بھی شاکش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیچ جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

ری پبلک UPS بمعہ سٹیبلائزر اینڈ کولنگ سنٹر
لوڈشیڈنگ سے فوری نجات
ٹی وی، کمپیوٹر فلیکس، پرنٹر اور سیکیورٹی کیمرہ (بیوت الذکر سکول اور کالجز) کو چلانے کیلئے گارنٹی شدہ UPS بیٹری، چارجرز، سٹیبلائزر حاصل کریں
ہر قسم کے ایئر کنڈیشنرز اور ریفریجریٹرز کی انسٹالیشن، مینٹیننس اور ہر کپیسٹی کے نئے واٹر چلر بنوانے کے لئے
رابطہ: دھوبی گھاٹ مین بازار فیصل آباد
موبائل: 0300-6652912 فون: 041-2635374

فوری ضرورت
دارالصدر شمالی میں دو افراد پر مشتمل ایک خاندان کی دیکھ بھال کے لئے ایک مختصر فیملی کی فوری ضرورت ہے۔ فری کوارٹر اور دیگر سہولتیں بھی میسر ہیں۔
برائے رابطہ: 0334-7433124

Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
Mob: 0300-9491442
دلہن جیولرز
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk,
Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

قیمت واپس گر آرام نہ آئے
1۔ کیرا جو علاج آپریشن کے بعد بھی گلے میں گرتا ہو
2۔ بچہ روتے روتے سانس بند کر لیتا ہو
150 روپے میں تاحیات مکمل آرام 3۔ جو ہر علاج آپریشن کے بعد بھی کان بہتے ہوں۔ بہرہ پن
ہومیو ڈاکٹر غنی: 0331-6647001 ڈسکہ

خوشخبری
ربوہ سے سیالکوٹ
روانگی ربوہ لاری اڈا سے 1:30 بجے دوپہر
واپسی سیالکوٹ ڈار ٹریولز لاری اڈا 7:10 صبح
ربوہ گڈز بس سٹاپ ربوہ
047-6214222,0345-7874222

SPECIAL OFFER
Pana Sonic TV 29" With Guaranty
Made in Malayasia 20900/=
LG- Microwave Steam Shef
Rice-Cooker Stain less Steel 9900/=
With Guaranty Imported Model 5684
FAKHAR ELECTRONICS
فخر الیکٹرونکس
PH:042-7223347,7239347,7354873,7113346
Mob:0300-4292348,0300-9403614
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور